

# رمضان کی روتقی

لارین مون سین

امریکی مسلمان میل جوں کے ماحول میں رمضان مناتے ہیں،  
ہمسائے، رفقاء کا روزہ داروں کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

ربنے کے ساتھ ساتھ اپنی مقامی برادری اور پڑویں سے رابطہ رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں نے بتایا کہ خیال میں امریکی معاشرے کے ساتھ مکمل طور پر تم آہنگ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ خود کو امریکی سمجھا جائے، میں اسٹریم سوسائٹی سے اپنے آپ کو الگ تھلک نہ سمجھا جائے۔ یہاں کے خیال میں امریکی عوام نے لوگوں کا پروجھ استقبال کرنے والے اور اپنے ساتھ بہت جلد دوستانہ تعلق قائم کر لیتے والے لوگ ہوتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا امریکہ میں عوامی مقامات پر حجاب پہننے پر پابندی ہے جسے رواحتی طور پر اکثر مسلم خواتین پہنچتی ہیں، یہاں نے جواب دیا کہ امریکی آئین جاپ سیستم تمام نہیں ہے اسی سیستم کے حق کا تحفظ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا "میں جاپ پہنچتی ہوں اور اس قابل سے مجھے امریکہ میں بھی کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ البتہ بعض مغربی معاشروں میں جاپ کے بارے میں کچھ غلط فہمیاں ضرور ہیں۔ یہ بھی آئنے والوں میں ختم ہو جائیں گی۔ میرے خیال میں لوگوں کے لئے یہ جانا ضروری ہے کہ جاپ پہننے کا حل قلق ذلتی پندت سے ہے اسے والدین یا شوہر بروائی نہیں تھوپتے۔"

یہاں کے مطابق افطار میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی شریک ہو جاتے ہیں کیوں کہ امریکہ کی تقریباً تمام مساجد میں افطار کے موقع پر شرکت عام کا اعلان ہوتا ہے اور اس وقت جو بھی آئے اس کا خیر مقدم ہوتا ہے۔ لیکن صرف امریکی مسلمان ہی لوگوں کو افطار کیلئے مدعاہیں کرتے بلکہ اکثر میرے غیر مسلم دوستوں نے بھی مجھ پہنچنے لگرہوں پر افطار کی دعوت دی ہے۔ حال ہی میں میرے عنزہ ترین

مسلمان پورے مذہبی جوش و خروش کے ساتھ میں جوں کے ماحول میں رمضان مناتے ہیں۔ اس ماہ میں انکے غیر مسلم دوست و احباب دفتر میں کام کرنے والے ساتھی اور پڑوی مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کرتے اور ان کے ساتھ بھر پر تعاون کرتے ہیں۔ ان تاثرات کا اظہار امریکی حکماء خارجہ کی اہلکاری سماں میں اور ویم لارنس نے کیا ہے۔

سیما اپناتی ہیں "میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے دوران دفتر میں کام کرنے والے میرے غیر مسلم ساتھی اور دیگر احباب بیحد تعاون کرتے ہیں۔" انہوں نے بتایا کہ جب وہ کافل میں ذریعہ تعلیم تھیں ان کے کئی غیر مسلم ہم جماعت اپنے ساتھ اظہار ایجاد کیلئے دن کے وقت کچھ بھی کھانے پینے سے گریز کرتے تھے۔ اور اب جب وہ دفتر میں ملازمت کرتی ہیں ان کے غیر مسلم ساتھی کو شش کرتے ہیں کہ انکے سامنے کچھ کھایا بیان جائے۔ سیما اپنی ہیں کہ میں اگری اس دلجنوی اور مردوں سے ہمیشہ بیحد معاشر رہتی ہوں۔

سیما اپنامہ ہب تبدیل کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ امریکی تحریک خارجہ کے ان دو فوں اہلکاروں نے مذکورہ خیالات کا اظہار ایک دیب گفتگو میں کیا۔ انہوں نے دیب گفتگو میں امریکہ میں مسلمانوں کے طرز زندگی کے بارے میں پوری دنیا خصوصاً مسلم ملکوں سے پوچھتے گئے متعدد والوں کے جواب دئے۔

سیما کے خیال میں امریکہ آنے والے مسلمان بہت ہی آسانی سے اس ملک میں رجی بس جاتے ہیں کیوں کہ تاریخی طور پر مختلف ملکوں کے تاریکیں اس ملک میں آتے رہے اور ایک نسل مکمل ہونے سے پہلے ہی ملک کا ایک اٹوٹ حصہ بننے رہے ہیں۔ اسکے لئے تاریکیں کو اپنی ثقافت سے واپس



۱۰ سالہ روزہ دار وسیم  
الباما، اسلامک سوسائٹی کی  
بیشیانہ مسجد، ساؤنٹھ  
بینڈمین نماز ادا کرتے ہوئے۔



دوستوں میں سے ایک نے مجھے اظفار کے لئے اپنے گھر مدعو کیا اور میرے دوست اور اُنکی اہلیت نے جو دونوں غیر مسلم ہیں، کہا کہ انہوں نے حلال گوشت سے کھانا تیار کیا ہے جسے انہوں نے خاص طور سے اس موقع کیلئے خریدا تھا۔ میں اسکے ایک عمل سے کافی متاثر ہوئی۔ ویب گلگو میں یہ سماں میں نے یہ بھی بتایا کہ رمضان المبارک کے دوران امریکہ کی پیشتر مساجد میں میں عقائد جلے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اُنکا اور ہم آہنگی کو فروغ دیئے کیلئے پورے سال میں دوسرے موقعوں پر بھی اس نویعت کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام سب کے لئے کافی خوبصورت ہوتے ہیں۔

ولیم لارنس کے مطابق گزشتہ چند روس کے دوران اسلام کے بارے میں امریکیوں کی معلومات میں خاص اضافہ ہوا ہے اور امریکی مسلمانوں کی آپادی میں تجزیہ فراہم کی گئی۔ لارنس نے کہا "میں ۱۹۹۲ء میں داڑھ اسلام میں داخل ہوا۔ جب میں نوجوان تھا، امریکہ میں رمضان کے بارے میں چند ہی لوگ جانتے تھے۔ اب قریب قریب ہر امریکی رمضان کے بارے میں سن چکا ہے اور تقریباً تمام امریکی اب یہ جانتے ہیں کہ ان کے ملک میں کئی میلین مسلمان آباد ہیں۔ اسلام کے بارے میں لوگوں کی معلومات میں کافی اضافہ ہوا ہے۔"

لارنس نے کہا کہ وحاشت ہاؤں ہر سال رمضان کا روایتی طور پر احراام کرتا ہے اور اظفار کی میزبانی کرتا ہے۔ امریکی محمد خارچ بھی ہر سال دعوت اظفار کی میزبانی کرتا ہے۔

مغرب اور عالم اسلام کے مابین اعتمادی فضا قائم کرنے کے تعلق سے پوچھنے گئے ایک سوال کے جواب میں لارنس نے کہا کہ مغرب اور

عالم اسلام ایک دوسرے سے بالکل جدا بھی نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا "میں یہ بتانا چاہوں گا کہ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ جب ہم عالم اسلام کی بات کرتے ہیں تو اسکیں مغربی ممالک بھی شامل ہیں اور اسی طرح مغربی دنیا میں بڑی تعداد میں مسلمان بھی آباد ہیں۔" لارنس کے مطابق بھروسہ ساز گار ماحول سے پیدا ہوتا ہے۔ اسکیں احراام بھی شامل ہوتا ہے۔ افہام و تفہیم کیلئے ایک دوسرے کو سنا بھجن پڑتا ہے اور مختلف نظریہ نظر کے لئے جعل کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ رمضان پورے سال کا ایک شامدار موقع ہے جب ہم اعتماد قائم کرنے کیلئے ایک دوسرے کو بھجتے ہیں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کر سکتے ہیں۔

اس سوال پر کہ امریکی مسلمان ملک کے وحیچ ترمومعاشرہ سے کس طرح ہم آہنگ ہو جاتے ہیں یہاں

لارین مون میں امریکہ کا ذات گوہ سے وابستہ قلمکار ہیں۔